بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بِیَدِ اللہ یُؤتیہ مَن یَّشَاءُ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحمُوداً

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ۔ چہار شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۱۹/۵۴ | ۲۶ ہجرت ۱۳۴۴ھ ش ۲۴ محرم ۱۳۸۵ھ ۲۶ مئی ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۱۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۵ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالےٰ بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر ایک سے ہمدردی کرو اور اعلےٰ اخلاق کا نمونہ دکھلاؤ

یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے

"میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جائے تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔

اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں ... کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لا ابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔" (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول ص۴۶۲)

اخبار احمدیہ

—۰ اہل ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ جلسہ یوم خلافت انشاء اللہ تعالےٰ مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۶۵ء بروز جمعرات بوقت ۷½ بجے صبح مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ جملہ احباب وقت مقررہ پر تشریف لاکر شامل ہوں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

—۰ مجلس خدام الاحمدیہ دارالصدر غربی ب کے زیر انتظام آج مورخہ ۲۵/۵ بعد نماز مغرب محلہ ہذا کی مسجد میں ایک جلسہ تحریک جدید و وقف جدید منعقد کیا جارہا ہے۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تقریر فرمائیں گے نیز اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک ٹیپ ریکارڈ شدہ تقریر سنانے کا بھی انتظام کیا جائے گا۔ اور کچھ سلائیڈز بھی دکھائی جائیں گی۔ تمام احباب سے بکثرت شامل ہونے کی درخواست ہے۔

(زعیم دارالرحمت غربی ب)

مصیبت زدگان مشرقی پاکستان

مشرقی پاکستان کے ہولناک طوفان میں جو جانی اور مالی نقصان ہوا ہے وہ اتنا زیادہ ہے کہ ہم اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے ہزاروں انسان اس تباہی کا شکار ہوئے ہیں اور لاکھوں بچے اور عورتیں اور مرد سخت مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ یہ اتنا عظیم نقصان ہے کہ سالوں تک اس کی تلافی ہونا ناممکن ہے۔ کوئی دردمند دل نہیں ہو سکتا جو اپنے بھائیوں کی اس مصیبت سے متاثر نہ ہو۔

ظاہر ہے کہ صرف گورنمنٹ کی امداد اتنے عظیم نقصان کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی نہیں ہو سکتی۔ چاہیئے کہ ہمارے مخیّر دولت مند آگے آئیں اور اپنے خزانوں کے منہ کھول دیں۔ اگر ہماری دولت مصیبت زدگان کے کام نہیں آسکتی۔ تو پھر اس کا فائدہ ہی کیا ہے ہمیں یقین ہے کہ احمدی دوست امدادی فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ خلق خدا کی خدمت ایمان کا بہترین حصہ ہے۔ ہمیں سب کچھ بھول کر مصیبت زدوں کی مدد کو نکل پڑنا چاہیئے۔ جو احباب روپیہ سے مدد دے سکتے ہیں وہ روپیہ سے مدد دیں۔ لیکن اس وقت ذاتی مدد کی بھی سخت ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد کو چاہیئے کہ وہ منظم طور پر مصیبت زدوں کی امداد کے لئے آگے آئیں۔

ہوائی جہاز کا حادثہ

ابھی مشرقی پاکستان کے طوفان کی مصیبت ختم بھی نہیں ہونے پائی تھی کہ پی آئی اے کے ہوائی جہاز کی تباہی کی دہشت ناک خبر پہنچ گئی۔ اس حادثہ میں جو نقصان ہوا ہے اس کی نظیر شاید ہی ہوائی پرواز کی تاریخ میں مل سکتی ہو۔ پرواز افتتاحی ہونے کی وجہ سے ملک کے بہترین لوگوں نے اس جہاز پر سفر کرنا ضروری سمجھا۔ افسوس ہے کہ یہ مسرت چند ہی لمحوں میں درد جانکاہ میں تبدیل ہو کر رہ گئی۔

ان پسماندگان کا خیال کیجئے جنہوں نے خوشی خوشی اپنے عزیزوں کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ آج وہ حسرت و اندوہ کی تصویر بنے ہوئے ہیں۔ پسماندگان کے لئے جو امدادی فنڈ کھولا گیا ہے متمول اہل وطن کو چاہیئے کہ وہ دل کھول کر اس میں حصہ لیں۔ یہ ایک ایسا سانحہ ہے کہ جس سے تمام قوم دیر تک سوگوار رہے گی اور رفتگان کی تلافی نہیں کر سکے گی۔ تاہم پسماندگان کی امداد ہر طرح سے انسانی فرض ہے اور ایک مسلمان کے لئے نہایت ضروری کا اتفاق کا موقعہ ہے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ مئی ۶۵ء

غلبہ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ پُر امید ہے

(سلسلہ کیلئے دیکھیں الفضل مورخہ ۲۲ / ۵ / ۶۵)

دراصل فاضل مصنف نے اپنی تصنیف کے آخری باب میں "عالمِ اسلام" کے موجودہ ذہنی ہیجان اور اسکی بوقلمونی کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے اور بتا دیا ہے کہ انسانی تدابیر سے یہ مسئلہ حل ہونے کا نہیں۔

فاضل مصنف الدکتور مصطفٰے السباعی شام کے مشہور جید عالم مانے جاتے ہیں تاہم آپ نے جو کچھ فرمایا ہے یہ کوئی انوکھا امر نہیں ہے بلکہ چین سے لے کر مراکش تک اور روس سے لے کر انڈونیشیا تک کے تمام اہلِ علم حضرات ان باتوں کو زور وشور سے بیان کرتے رہتے ہیں اور بعض وقت تدابیر بھی اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہیں مگر حالت یہ ہے کہ ؎

مریضِ عشق پہ رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آخر ہمارے دانشمند اہلِ علم حضرات کو سوچنا چاہیئے کہ یہ کیا بات ہے کیا وجہ ہے کہ ان کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو پاتی۔ بلکہ اُلٹا اثر کرتی ہے۔ اور مسلمان زیادہ سے زیادہ اسلام سے دور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ پھر یہ بھی غور کرنا چاہیئے کہ اسلام اللہ تعالےٰ کا دین ہے اسی نے ہی اس کو نازل کیا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ وہ خود ہی اس کی حفاظت بھی کرے گا۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ تکوینی نہیں ہے بلکہ خاص طور سے تشریعی ہے جس طرح اس نے قرآن کریم کو اپنے خاص ارادہ سے نازل کیا ہے اسی طرح وہ اپنے خاص ارادہ سے ہی اسکی حفاظت بھی کرتا ہے اور مسلمانوں کی تاریخ بتاتی ہے کہ وہ اپنے خاص ارادہ ہی سے اس کی حفاظت کرتا رہا ہے۔ چنانچہ حدیث مجددین کے مطابق ہر صدی میں مجدد پیدا ہوتے رہے ہیں اور اپنے وقت کی مشکلات کو حل کرتے رہے ہیں۔ عجمی حملوں کا جواب باصواب دیتے رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ دین صحیح وسالم حالت میں ہم تک پہنچ گیا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اللہ تعالےٰ نے اس زمانے کے لئے بھی کوئی بندوبست کیا ہے۔ ہو نہیں سکتا کہ اسلام اس قدر مظلوم ہو چکا ہے اور اس کو اس کی فکر نہ ہوئی ہو قرآن کریم اور احادیث نبوی سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں ایک عظیم الشان امام کے پیدا ہونے کی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ الامام المہدی جن کا دوسرا نام (لا المھدی الا عیسیٰ) ابن مریم ہے اسی زمانہ میں پیدا ہونا چاہیئے۔ چاہیئے کیا پیدا ہو چکا ہے۔ جماعت احمدیہ اسی امام کی رہنمائی کی وجہ سے ہی آج تمام دنیا کے مسلمانوں میں واحد فعال جماعت ہے۔

جہاں یہ دانشور اسلام کی نشأة ثانیہ سے مایوس ہیں اور ان کی کوئی تدبیر کارگر ہوتی ہوئی نظر نہیں آتی وہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ پُر امید ہے اور یقین رکھتی ہے کہ وہ ایک نہ ایک دن دنیا سے کفر وشرک کو ختم کر دے گی اور یہ جہاں اسلام کا لہلہاتا ہوا چمن زار بن جائے گا۔ اس کا انحصار اپنی دانشمندی پر نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کے الہام پر ہے۔ وہ یقین رکھتی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو اس کام کے لئے کھڑا کیا ہے اور دنیا والے خواہ خلاؤں میں اڑنے لگیں یا ستاروں میں پرواز کریں اللہ تعالےٰ کی طاقت کے سامنے ان کی کوئی ہستی نہیں۔ اسلام کی ترقی دانشمندوں کی دانشمندیوں کے ساتھ وابستہ نہیں ہے بلکہ ایمان بالغیب ایمان بالرسالت اور ایقان بالآخرة کے ساتھ وابستہ ہے زندہ خدا زندہ رسولؐ اور زندہ کتاب آج صرف اسلام ہی کے پاس ہے اور آج جماعتِ احمدیہ اس کی وارث ٹھہرائی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ نے اس جماعت کو اسی لئے قائم کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور عزت کو دوبارہ قائم کریں۔ ایک شخص جو کسی کا عاشق کہلاتا ہے اگر اس جیسے ہزاروں اور بھی ہوں تو اس کے عشق ومحبت کی خصوصیت کیا رہی تو پھر اگر یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق میں فنا ہیں جیسا کہ یہ دعوٰے کرتے ہیں تو یہ کیا بات ہے کہ ہزاروں خانقاہوں اور مزاروں کی پرستش کرتے ہیں۔ مدینہ طیّبہ تو جاتے نہیں مگر اجمیر اور دوسری خانقاہوں پر ننگے سر اور ننگے پاؤں جاتے ہیں۔ پاکپتن کی کھڑکی میں سے گزر جانا ہی نجات کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ کسی نے کوئی جھنڈا کھڑا کر رکھا ہے کسی نے کوئی اور صورت اختیار کر رکھی ہے ان لوگوں کے عرسوں اور میلوں کو دیکھ کر ایک سچے مسلمان کا دل کانپ جاتا ہے کہ یہ انہوں نے کیا بنا رکھا ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کو اسلام کی غیرت نہ ہوتی اور اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَام خدا کا کلام نہ ہوتا اور اسنے یہ فرمایا ہوتا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ تو بے شک آج وہ حالت اسلام کی ہو گئی تھی کہ اس کے مٹنے میں کوئی بھی شبہ نہیں ہو سکتا تھا مگر اللہ تعالےٰ کی غیرت نے جوش مارا اور اس کی رحمت اور وعدہ حفاظت نے تقاضا کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز کو پھر نازل کرے اور اس زمانہ میں آپؐ کی نبوت کو نئے سر سے زندہ کر کے دکھا دے چنانچہ اس نے اس سلسلہ کو قائم کیا اور مجھے مامور اور مہدی بنا کر بھیجا۔

آج دو قسم کے شرک پیدا ہو گئے ہیں جنہوں نے اسلام کو نابود کرنے کی سعی بیحد کی اور اگر خدا تعالےٰ کا فضل شامل نہ ہوتا تو قریب تھا کہ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ اور پسندیدہ دین کا نام ونشان مٹ جاتا۔ مگر چونکہ اس نے وعدہ کیا ہوا تھا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یہ وعدہ حفاظت چاہتا تھا کہ جب غارت گری کا موقعہ ہو تو وہ خبر لے۔ چوکیداروں کا کام ہے کہ وہ نقب دینے والوں کو پوچھتے ہیں۔ اور دوسرے جرائم والوں کو دیکھ کر اپنے منصبی فرائض عمل میں لاتے ہیں۔ اسیطرح پر آج چونکہ فتن جمع ہو گئے تھے اور اسلام کے قلعہ پر ہر قسم کے مخالف ہتھیار باندھ کر حملہ کرنے کو تیار ہو گئے تھے اس لئے خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ منہاج نبوۃ قائم کرے۔ یہ مواد اسلام کی مخالفت کے دراصل ایک عرصہ دراز سے پک رہے تھے اور آخر اب پھوٹ نکلے جیسے ابتداء میں نطفہ ہوتا ہے اور پھر ایک عرصہ مقررہ کے بعد بچّہ بن کر نکلتا ہے اسی طرح پر اسلام کی مخالفت کے بچّہ کا خروج ہو چکا ہے اور اب وہ بالغ ہو کر پورے جوش اور قوت میں ہے۔ اس لئے اس کو تباہ کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے آسمان سے ایک حربہ نازل کیا اور اس مکروہ شرک کو جو اندرونی اور بیرونی طور پر پیدا ہو گیا تھا دور کرنے کے لئے اور پھر خدا تعالےٰ کی توحید اور جلال قائم کرنے کے واسطے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے اور میں بڑے دعوے اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ بے شک یہ خدا کی طرف سے ہے۔ اس نے اپنے ہاتھ سے اس کو قائم کیا ہے جیسا کہ اسنے اپنی تائیدوں اور نصرتوں سے جو اس سلسلہ کے لئے اس نے ظاہر کی ہیں دکھا دیا ہے۔

عادة اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب بگاڑ حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ اصلاح کے لئے کسی کو پیدا کر دیتا ہے۔ ظاہر نشان تو اسکے صاف ہیں کہ صدی سے انیس برس گزر گئے اب دانشمند کے لئے غور کا مقام ہے کہ اندرونی اور بیرونی فساد حد سے بڑھ گیا ہے اور اللہ تعالےٰ کا ہر صدی کے سر پر مجدد کے مبعوث کرنے کا وعدہ الگ ہے اور قرآن شریف اور اسلام کی حفاظت اور نصرت کا وعدہ الگ۔ زمانہ بھی حضرت کے بعد مسیحؑ کی آمد کے زمانہ سے پوری مشابہت رکھتا ہے۔ جو نشانات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس موعود کے آنے کے مقرر کئے ہیں وہ پورے ہو چکے ہیں تو پھر کیا اب تک بھی کوئی مصلح آسمان سے نہیں آیا؟ آیا اور ضرور آیا اور خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق عین وقت پر آیا مگر اس کی شناخت کرنے کے لئے ایمان کی آنکھ کی ضرورت ہے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۸ صہ
پرچہ ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا طلبائے پشاور یونیورسٹی سے خطاب

مورخہ ۹ مئی کو احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن پشاور کے زیر اہتمام محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے پشاور میں ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر پشاور یونیورسٹی کے طلباء سے جو بلند پایہ علمی خطاب فرمایا تھا۔ اس کا خلاصہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا:۔

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس ترقی یافتہ زمانہ میں خدا کو ماننے کی کوئی ضرورت نہیں حالانکہ اس زمانے کا ترقی یافتہ ہونا ہی اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی ہستی پر ایمان لایا جائے۔ آپ نے فرمایا موجودہ زمانے کی ترقی کا ایک پہلو یہ ہے کہ تقریباً ہر علم میں اور ہر علم کی ہر شاخ میں بیسیوں بلکہ سینکڑوں قسم کی Specialisation ہو رہی ہے۔ ڈاکٹری کو دیکھئے کہ اب سے کچھ عرصہ پہلے سرجن اور فزیشن ایک ہی شخص ہوتا تھا لیکن اب سرجری اور فزیشن کے علم اتنے وسیع ہو گئے ہیں کہ سرجن الگ ہونا چاہیئے۔ اور فزیشن الگ۔ پھر ان دونوں کی شاخوں کو لیجئے۔ تو ان میں بھی یہی حال نظر آئے گا کہ کوئی ڈاکٹر آنکھ۔ ناک۔ کان کا ماہر ہے۔ کوئی دل کا کوئی جسم کے کسی اور حصے کا۔ بلکہ دل کے ماہروں کا یہ حال ہے کہ وہ بیماریوں کے لحاظ سے مختلف اقسام میں بٹے ہوئے ہیں۔

اگر دنیاوی علوم کا یہ حال ہے کہ ہر شخص کو کسی دوسرے کے علم پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے تو یہ کیوں سمجھا جاتا ہے کہ جہاں تک روحانیت یا خدا شناسی کا تعلق ہے اس کے لئے کسی Specialisation کی ضرورت نہیں؟

اس میں کچھ شک نہیں کہ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ ہر شخص کو بلاواسطہ اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔ اور خود اس کا عرفان حاصل کرنا چاہیئے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر کوئی خود اس حد تک تجربہ نہ کر سکے۔ تو پھر دوسروں کے علم سے بھی فائدہ نہ اٹھائے۔

جو لوگ خود اللہ تعالےٰ سے اتنا تعلق پیدا نہیں کرتے کہ اللہ تعالےٰ کی ہستی کا انہیں کامل یقین ہو جائے۔ ان کو ایسے لوگوں کے علم اور ان کی روحانیت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے جنہوں نے اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے کو Specialise کیا ہو۔

محترم میاں صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس زمانہ میں جسے خاص طور پر ترقی یافتہ زمانہ کہا جاتا ہے سائنسدانوں میں سے بعض لوگ جو اپنے علم کے لحاظ سے چوٹی کے عالم مانے جاتے ہیں۔ اب اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کا وجود (یا خدا تعالیٰ کی طاقتوں والی ہستی کا جو بھی وہ نام رکھ لیں) ضرور ہونا چاہیئے اور حقیقت تو یہ ہے کہ سائنسدان (اور دوسرے لوگ بھی) عقل کے ذریعہ صرف اس منزل تک پہنچ سکتے ہیں جہاں کہا جا سکے کہ خدا ہونا چاہیئے۔ جہاں تک "خدا ہے" کا تعلق ہے۔ یہ تو عقل کے ساتھ معلوم کیا ہی نہیں جا سکتا۔ اس کو معلوم کرنے کے لئے عقل نہیں بلکہ روحانیت درکار ہے۔ بہرحال بعض چوٹی کے سائنسدان اب یہ اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ اس دنیا کا بنانے والا کوئی نہ کوئی ضرور ہونا چاہیئے۔

اس سلسلہ میں حضرت میاں صاحب نے سائنس آف چانس کا ذکر فرمایا کہ جس چیز نے سائنسدانوں کو اس بات کے اقرار پر مجبور کیا ہے کہ دنیا کا بنانے والا کوئی نہ کوئی ضرور ہونا چاہیئے۔ وہ یہ ہے کہ انہوں نے تجربات کر کے یہ معلوم کیا کہ اگر ہم دس پرزوں پر ایک سے لے کر دس تک کے ہندسے لکھیں تو دس میں سے ایک چانس یہ ہے کہ ہم پہلی دفعہ ہی جو پرزہ اٹھائیں اس پر ایک لکھا ہوا ہو۔ اور اگر ہم چاہیں کہ پہلی دفعہ اٹھائیں تو نمبر ایک ہو اور دوسری دفعہ اٹھائیں تو نمبر دو ہو تو اس بات کا سو میں سے ایک چانس ہے اور اس طرح اگر ہم یہ چاہیں کہ پہلے ایک نمبر نکلے۔ دو اور تین اور یہ تینوں نمبر ٹھیک اس ترتیب سے نکلیں۔ تو اس کا ہزار میں سے ایک چانس ہے اور اگر ہم چاہیں کہ پہلے ایک پھر دو پھر تین اور پھر چار نکلے۔ تو اس کا دس ہزار میں سے ایک چانس ہے۔ گویا ترتیب کے ساتھ نمبر نکالنے کے چانسز ضرب کی صورت میں کم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس تھیوری کو جب انہوں نے دنیا کے نظام پر چسپاں کیا تو دیکھا دنیا کے محض اتفاقی طور پر وجود میں آجانے اور اتفاقی طور پر چلتے رہنے کا چانس تو اربوں ارب میں سے ایک ہے کیونکہ دنیا کی ہر چیز کسی دوسری چیز کے ساتھ اس طرح وابستہ ہے کہ اگر اس وابستگی کی نسبت کو ایک ذرہ بھر بھی کم یا زیادہ کر دیا جائے تو سارا نظام درہم ہو جائے گا۔ مثلاً زمین اور سورج اور چاند کے آپس کے فاصلے اور ایسی ہی دوسری باتیں ہیں۔ اس تھیوری کے پیش نظر چوٹی کے سائنسدان بھی یہ ماننے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ کوئی نہ کوئی ایسی ہستی ضرور ہونی چاہیئے جو سارے کارخانۂ عالم کو پیدا کرنے والی اور چلانے والی ہو۔

محترم میاں صاحب نے ایک کتاب فلاسفی آف ایزاٹ Philosophy "As if" کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس کے مصنف نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ دنیا کا ہر علم مفروضات پر مبنی ہے۔ حتیٰ کہ حساب جیسا یقینی علم بھی "اگر مگر" ہی کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔

حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ جہاں تک "خدا ہے" کا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے مؤثر دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے برگزیدوں کو غیب کی خبریں دیتا ہے۔ اور وہ خبریں نہایت مخالف حالات کے باوجود پوری ہو جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر حضرت میاں صاحب نے عبدالکریم صاحب کو باولے کتے کے کاٹنے اور اس کے دنیاوی طور پر لاعلاج ہونے کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی دعاؤں کے طفیل اور پہلے سے دی گئی خبر کے مطابق صحت یاب ہو جانے کا ذکر فرمایا اور اس بات کو اس امر پر دلیل ٹھہرایا کہ اللہ تعالےٰ کی ہستی موجود ہے۔ اور وہ لوگ جو اس علم میں Specialise کرتے ہیں انہیں کسی سے اس کی تفصیل پوچھنی چاہیئے۔

حضرت میاں صاحب نے اپنے خطاب کے خاتمہ پر طلباء کو اور دیگر حاضرین کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ موجودہ زمانہ کا ترقی یافتہ ہونا ہی اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ خدا کے برگزیدوں کی بات کی طرف کان دھریں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ہم میں سے ہر شخص بلاواسطہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرے:

حضرت میاں صاحب کا یہ خطاب نہایت مؤثر تھا۔ اور حاضرین اس سے بہت متاثر ہوئے:

ضروری اعلان

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی جماعت میں تربیتی جلسہ منعقد کرنے کے لئے اس جماعت کو امیر صاحب ضلع کا توسط اختیار کرنا ضروری ہوگا۔ جماعت امیر صاحب ضلع کو لکھے اور امیر صاحب سفارش کے ساتھ نظارت ہذا میں اس درخواست کو بھجوائیں۔ امیر صاحب اس امر کو مدنظر رکھیں کہ جب ایک دفعہ ان کے پاس مربی صاحبان پہنچیں تو ان سے کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ قریب ترین جماعتوں میں ایک ہی دفعہ میں جلسے ہو جانے چاہئیں۔ نہ کہ ایک جماعت میں جلسہ کے لئے وہ سفارش کر دیں۔ اور اس سے اگلے روز وہ اس جماعت سے ایک میل کے فاصلہ پر دوسری جماعت کے جلسہ کے لئے سفارش کر دیں۔ بلکہ مندرجہ بالا امور کو مدنظر رکھ کر مرکز میں سفارش بھجوائیں۔

نوٹ:۔ جلسوں کی تاریخیں جماعتیں خود مقرر کر کے نہ بھجوائیں بلکہ مرکز پر چھوڑیں کیونکہ مرکز نے مربی صاحبان کے حصول کے پیش نظر تاریخوں کی منظوری دینی ہوتی ہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

شیخ غلام جیلانی صاحب درویش قادیان وفات پا گئے

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ شیخ غلام جیلانی صاحب درویش قادیان وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ شیخ صاحب مرحوم ان ابتدائی درویشوں میں سے ہیں جنہوں نے تقسیم ملک کے بعد قادیان میں مستقل رہائش اختیار کر رکھی تھی۔ شیخ صاحب پابند صوم و صلوٰۃ۔ مخلص۔ نیک۔ ملنسار اور نہایت بزرگ درویش تھے۔ وہ قریباً دو تین سال سے بیمار چلے آرہے تھے۔ انہوں نے بیماری کا زمانہ بڑے صبر اور تحمل سے گذارا جب کبھی ان سے ان کی طبیعت کا حال پوچھا تو بلند آواز سے الحمد للہ کہتے اور پھر چہرہ کی مسکراہٹ کے ساتھ حقیقت حال بیان فرماتے اللہ تبارک و تعالےٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (خدمت درویشاں)

راہِ سلوک میں طریقِ ادب بہت ضروری ہے

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک دوست نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ "بعض دفعہ سڑکوں پر اور زمین پر پڑے ہوئے ایسے کاغذات ملتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا نام اور آیاتِ قرآنیہ لکھی ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کے کلام کے ادب کے منافی ہے اور اس سے اجتناب کرنا چاہیئے"۔

یہ بات بالکل صحیح ہے کہ یہ طریق ادب کے منافی ہے اس لئے احبابِ جماعت کو اس بات کا خیال کرنا چاہیئے اور کوئی ایسا کاغذ یا چھپا ہؤا ورق جس پر اللہ تعالیٰ کا نام یا قرآن کریم کی کوئی آیت لکھی ہوئی ہو بے احتیاطی سے ایسی جگہ نہیں پھینک دینا چاہیئے جہاں وہ چلنے والے آدمیوں اور جانوروں کے پاؤں تلے آئے۔

سلوک کی راہ میں ادب ایک نہایت ضروری شرط ہے جو شخص ادب کا طریق اختیار نہیں کرتا وہ بے فیض رہتا ہے اور قبولِ بارگاہ نہیں ہو سکتا۔ چھوٹی سی غفلت بسا اوقات انسان کے بہت سارے نیک اعمال پر پانی پھیر دیتی ہے اور ایک معمولی سا نیک کام جو بسا اوقات حقیر سمجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے خدا کے فضل کو جذب کرنے کا موجب ہو جاتا ہے۔

پس اگرچہ یہ بات معمولی نظر آتی ہے کہ کسی ایسے کاغذ کو جس پر اللہ کا نام ہو بے احتیاطی سے پھینک دیا جائے۔ تاہم ادب کے نقطۂ نظر سے یہ ایک بہت اہم چیز ہے اور وہ شخص جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہو کبھی گوارا نہیں کر سکتا کہ اس کے محبوب کا نام راہ چلتے لوگوں کے پاؤں کے نیچے آئے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں عموماً خطوط وغیرہ پر "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھا جانا محبوب سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ ایک افراط کا طریق ہے لیکن اس میں اصول یہی ہے کہ خدا کے نام کا احترام ہونا چاہیئے۔

پس گو خطوط اور تحریرات پر "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھنا ناجائز نہیں بلکہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جو ملکہ سبا کو خط لکھا تھا اس میں بھی "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھا تھا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے ادب اور اس کی محبت کا تقاضا ہے کہ ایسے کاغذات جن پر اس کا نام لکھا ہو بے احتیاطی سے زمین پر نہ پھینکے جائیں۔

حضرت بشر حافی ایک بہت بڑے بزرگ اور مقربینِ بارگاہِ الٰہی میں سے گزرے ہیں ان کے متعلق لکھا ہے کہ ان کی ابتدائی زندگی اچھی نہیں تھی بلکہ آوارہ منش کے لوگوں میں شمار ہوتے تھے ایک دفعہ وہ کہیں جا رہے تھے تو انہیں راہ میں ایک کاغذ جس پر "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھا ہؤا تھا ملا۔ انہوں نے اس خیال سے کہ یہ خدا کے نام کی بے حرمتی ہے اس کاغذ کو اٹھا لیا اور اسے اپنے سر اور آنکھوں سے لگایا اور مٹی وغیرہ جو اسے لگ گئی اس سے صاف کر کے اسے اپنے گھر میں ایک محفوظ جگہ میں رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ کو ان کے ادب کا یہ طریق اتنا پسند آیا کہ اللہ تعالیٰ نے انکے گزشتہ گناہ معاف کر کے توبہ کی توفیق دی اور اپنے پیارے اور مقبول بندوں میں شامل فرما لیا۔ ان کے ادب کا یہ حال تھا کہ وہ جوتیاں نہیں پہنتے تھے کہ یہ زمین جو خدا کی بنائی ہوئی ہے اس پر میرے جیسا حقیر آدمی کس طرح جوتی سمیت پیر رکھ سکتا ہے اسی وجہ سے وہ "حافی" یعنی ننگے پاؤں رہنے والے کہلاتے ہیں۔ اگرچہ یہ ان کا ایک ذوقی مسئلہ اور وجدانی کیفیت تھی تاہم ان کے ان واقعات سے پتہ لگتا ہے کہ ادب کا طریق خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے کتنا ضروری اور اہم ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا ربّ ان پر عنایت کی نظر رکھتا ہے جو اس کے نام کے لئے غیرت رکھتے ہیں اور ادب کا طریق اختیار کرتے ہیں۔ اس لئے مَیں اس مختصر نوٹ کے ذریعہ احبابِ جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ بے احتیاطی اور غفلت سے ایسے کاغذات جن پر خدا کا نام یا کلام لکھا ہو زمین پر پھینکنا جہاں وہ لوگوں کے پاؤں کے نیچے آئیں بے ادبی کا طریق ہے جسے ترک کر دینا چاہیئے اور ہر وقت اس پاک ذات کے ادب و احترام کو مدِّ نظر رکھنا چاہیئے۔

والسّلام

مرزا رفیع احمد

عزیزم ڈاکٹر غلام حیدر صاحب مرحوم

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب ربوہ)

میرے داماد عزیز ڈاکٹر غلام حیدر صاحب جو تین ہفتوں سے بغرض تبدیلی آب و ہوا اور علاج داؤد خیل اپنی بیٹی زبیدہ خاتون اور داماد عزیز کریم احمد نعیم کے ہاں گئے ہوئے تھے اور وہاں کے ڈاکٹروں کے زیرِ علاج تھے دل کی کمزوری کا اچانک شکار ہو گئے اور باوجود علاج کی کوششوں کے داعئ اجل کو لبیک کہتے ہوئے یارِ ازل سے جا ملے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

ان کا قیام بحالت کمزوری اور مختلف عوارض میرے ہاں ربوہ میں ساڑھے چار ماہ رہا ہے۔ مَیں نے انہیں اسلام کا سچّا دلدادہ اور ایمان و عرفان سے بھرپور پایا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے حد درجہ محبّت رکھتے تھے۔ آخری ایّام میں تو ان کے ذرہ ذرہ میں تبلیغِ احمدیت کی تڑپ سمائی ہوئی تھی اور جوشِ تبلیغ پھوٹ پھوٹ کر ظاہر ہوتا تھا۔ مجھ سے اور والدہ عزیز محمد احمد سے بے انداز محبت رکھتے تھے۔ رمضان شریف میں باوجود نحیف ہونے کے باقاعدہ درس کی مجلس میں شریک ہوتے رہے۔ اپنے عزیز و اقارب کے لئے سخی تھے اور طرح طرح سے امداد کرتے رہتے تھے۔

الغرض ایمان اور عرفان کی حالت میں نیکیوں کو عملی جامہ پہناتے ہوئے اس دارِ فانی سے گزر گئے۔ وہ

عروسی بود نوبت ماتمت - اگر بر نکوئی بود خاتمت

کے پورے مصداق تھے اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں لے اور انہیں جنّت میں اعلےٰ مقام نصیب کرے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر رہے اور انہیں صراطِ مستقیم پر چلاتا رہے تاکہ ان کا انجام بھی بخیر ہو۔

ہومیوپیتھک معالجین توجّہ فرمائیں

ایسے تمام دوست جو ہومیوپیتھی کی پریکٹس کر رہے ہوں یا اس طریقِ علاج سے شغف رکھتے ہوں وہ مہربانی فرما کر مجھے اپنے ناموں سے مطلع فرمائیں تاکہ رجسٹریشن وغیرہ کے سلسلہ میں اگر توفیق ملے تو ان کی کچھ امداد یا راہنمائی کی جائے۔

دوست یہ بھی تحریر فرمائیں کہ ان کی عمر اور عام تعلیم کتنی ہے اور ہومیوپیتھک تعلیم کیا ہے۔ نیز کیا وہ پورا وقت پریکٹس کرتے ہیں یا آدھا وقت۔ اور کیا ذریعہ معاش یہی ہے یا پریکٹس شوقیہ اور خدمتِ خلق کے طور پر ہے۔

اگر باقاعدہ سکول یا کالج میں انہیں پڑھے تو ان کتب کے نام مع اسماءِ مصنفین تحریر کریں جن کا آپ اچھی طرح مطالعہ کر چکے ہیں۔ والسّلام

خاکسار مرزا طاہر احمد

دُعائے مغفرت

میرا نوعمر بھتیجا عزیزم محمد نسیم پسر برادرم چوہدری محمد لطیف صاحب آف لائل پور ۲ مئی کی درمیانی رات کو ہلاک کر دیا گیا۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

مرحوم ۲۱ سال کا نوجوان تھا۔ طبیعت میں انکساری اور حلیمی تھی۔ پابند صوم و صلوٰۃ اور جماعتی کاموں میں پیش پیش تھا اس کی المناک موت سے تمام اقرباء کو بہت حزن و ملال ہؤا ہے۔

احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے تمام لواحقین خصوصاً میرے مظلوم بھائی اور ستم رسیدہ بھاوجہ صاحبہ اور ان کے بچّوں کو اس جانکاہ صدمہ کو صبرِ جمیل سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار چوہدری محمد شریف۔ لاہور ہاؤس ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

لاما ازم کے مصنوعی خدا کا عروج و زوال

از مکرم جنید ہاشمی صاحب

(۲)

ایک بار پھر لامائے اعظم کاٹی شانگ رمپوچے کی قیادت میں خطۂ آندو میں دور تک چلی گئی۔ اور سنگائی کی خانقاہ تک جا پہنچی۔ جہاں تبتی کسانوں اور آزاد مسلمان خانہ بدوشوں کا مسکن و مولد ہے۔ آخر وہاں سے مغرب کی طرف سنگ گاؤں کے قریب ایک خانقاہ پر نظر پڑی۔ لامائے اعظم نے تصدیق کی کہ یہی وہ خانقاہ ہے۔ جس کا عکس اسے سطح آب پر نظر آیا تھا۔ اس خانقاہ کے قریب سے ہی ایک بل کھاتی ہوئی پگڈنڈی اوپر پہاڑی پر ایک جھونپڑے تک جاتی تھی۔ لامائے اعظم نے پہلے تو خانقاہ میں ڈیرے ڈال دیئے۔ پھر ایک عام فقیر کا بھیس بدل کر جھونپڑی تک گیا۔ دروازے پر دستک دے کر بھیک کی صدا دی۔ اندر سے ایک تبتی بوڑھی عورت نکلی۔ یہ فقیر قریب ہی ایک جھاڑی کی اوٹ میں بیٹھ کر خیرات کا انتظار کرنے لگا۔ ایک ایک ننھے سے بچے کی ہنسی کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحہ اس نے ایک دو سالہ بچے کو دیکھا۔ بچے نے بغیر کسی جھجک کے اس فقیر کو سلام کیا اور لہاسن لہجے میں "محترم جناب" کر کے خطاب کیا۔ فقیر نے پوچھا "کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟" بچے کی مسکراہٹ غائب ہوگئی اور عارضی طور پر آنکھوں میں آنسو بھر کر کہنے لگا۔ "ہاں" پھر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اور فقیر کے دامن میں اپنے چہرے کو چھپا لیا.... اتنے میں بچے کی ماں روٹی لے آئی۔ فقیر کھانے میں مصروف ہوگیا۔ اور بچہ پاس کھیلتا رہا۔ جب فقیر رخصت ہونے لگا تو بچے نے ضد شروع کر دی کہ "میں تو باباجی کے ساتھ جاؤں گا۔" لیکن ماں نے زبردستی اپنے بچے کو تھامے رکھا۔

چند دنوں کے بعد وہی فقیر دوبارہ جھونپڑی پر حاضر ہوا لیکن اس دفعہ وہ اپنے زرق برق لامائے اعظم لامبوچے کے لباس میں دیگر لاماؤں کے جلو میں دروازہ پر کھڑا تھا۔ یہ دیکھ بڑھیا کی تو گھگھی بندھ گئی۔ باقی افراد خاندان لامائے اعظم کے حضور سرنگوں ہوگئے۔ لامائے اعظم نے بچے کو پھر ایک نظر دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ بچے کو خانقاہ کے مقدس چبوترے پر بٹھایا گیا۔ اس کی حرکات و سکنات کا بغور مطالعہ کیا گیا۔ اس کے سامنے تیرھویں دلائی لاما کی مملوکہ اشیاء رکھی گئیں۔ بچے نے سب سے پہلے دلائی لامہ کی قیمتی تسبیح کو پکڑا۔ پھر اس کے عصا کو چھوا۔ پھر خادموں کو بلانے والی گھنٹی کو ہاتھ مارا۔ یہ دیکھ کر حلقۂ راہبین کے مقدس افراد حیران و ششدر رہ گئے کیونکہ اس نے سوائے دلائی لامہ سابق کی اشیاء کے کسی چیز کی طرف دھیان تک نہیں دیا تھا۔

اب راہب اور لامے اپنے جاموں میں پھولے نہ سمائے۔ لامائے اعظم نے بچے کا کرتہ آہستگی سے اتارا۔ تاکہ وہ بچے کے جسم پر وہ "خاص نشان" دیکھے جو دلائی لامہ کی تصدیقی نشانیاں ہیں۔ بچے کے کندھوں کے پروں پر دو سینگ نما ابھار بھی تھے۔ جو "چن ریزی" کے دو زائد ہاتھوں کی باقیات مشہور چلی آرہی تھیں۔ کانوں کی لویں بھی غیر معمولی طویل تھیں۔ لاموں کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا۔ کیونکہ ان کا "مصنوعی خدا" چودھواں دلائی لامہ اس بچے کے روپ میں پیدا ہو چکا تھا۔

یہ بچہ ایک غریب کسان کے گھر پیدا ہوا تھا۔ باپ کے پانچ لڑکے تھے وہ سب سے بڑے کو پہلے ہی خانقاہ میں وقف کر چکا تھا۔ اب وہ کس مپرسی اور بیماری کی حالت میں زندگی کے دن پورے کر رہا تھا۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ جب اس کے گھر یہ بچہ پیدا ہوا وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں چارپائی پر پڑا کراہ رہا تھا۔ وہیں سے اس نے بیوی کو آواز دی کہ "پیدائش کیسی رہی؟" بیوی نے جواب دیا "لڑکا ہوا ہے وہ بھی بغیر تکلیف کے"۔ چنانچہ اس نے "لہامو تندرپ" کو اٹھا کر باپ کے پاس لٹا دیا۔ اس کے فوراً بعد ہی باپ کی حالت اچھی ہونی شروع ہوگئی۔ اور چند روز کے اندر ہی وہ تندرست ہوگیا۔ ماں باپ نے بچے کی بعض غیر معمولی صلاحیتوں اور عادات کو محسوس کر لیا۔ پیدائش سے ہی وہ صحت مند ذہین و فطین اور ہنس مکھ تھا۔

اس کے بعد یہ خبر جلد از جلد تبت کے دارالحکومت لہاسہ تک پہنچائی گئی اور خارجین و معاندین سے خبر کو راز میں رکھا گیا۔ البتہ افواہیں اور غیر تصدیق شدہ خبریں ملک بھر میں پھیل چکی تھیں۔ ہر طرف سنسنی، خوشی اور مسرت کے ملے جلے جذبات پیدا ہوگئے۔ بچے کی حفاظت اس کے ماں باپ اور بھائیوں کی عزت۔ تخت نشینی اور دیگر مناسب انتظامات شروع ہوگئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس بچے کو اگر موجودہ زمانے کی نفسیاتی آزمائشوں اور I.Q. Tests کی کسوٹی پر پرکھا جائے تو بھی وہ "دلائی لامہ" جیسے جلیل القدر مرتبت اور عظیم الشان عہدے کے قابل ثابت ہوتا لیکن جب تک وہ لہاسہ کی خانقاہ میں مزید تربیت و تدریس کے لئے داخل نہ ہو جاتے۔ انکی زندگی کو خطرہ تھا۔ لہٰذا خاموشی اور حکمت سے اس بات کو پردہ راز میں رکھا گیا۔ حکومت چین نے بچے کو لیجانے کے لئے ایک لاکھ چینی ڈالر کی ضمانت طلب کر لی۔ اس طرح مزید ڈیڑھ سال بچے کو وہیں گھر پر رکھنا پڑا۔ (باقی)

ٹنڈر نوٹس برائے فروخت کھاد

فروخت کھاد ٹاؤن کمیٹی ربوہ بابت سال ۱۹۶۵-۶۶ء کے لئے حسب ذیل شرائط پر سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو ۱۲/۶/۶۵ تک دفتر کمیٹی ہیں وصول کئے جائیں گے۔ اور ۱۴/۶/۶۵ کو نو بجے صبح کھولے جائیں گے:۔

۱۔ یہ ٹھیکہ یکم جولائی ۶۵ء سے ۳۰ جون ۶۶ء تک کے لئے ہوگا۔

۲۔ ہر ٹنڈر دہندہ کو زر ضمانت مبلغ یکصد روپیہ ہمراہ لانا ہوگا جو منظوری ٹنڈر کی صورت ہیں اسی وقت بحق ٹاؤن کمیٹی ربوہ جمع کروانا ضروری ہوگا۔

۳۔ چیئرمین کو اختیار ہوگا کہ بغیر وجہ بتائے کوئی یا تمام ٹنڈر مسترد کردے۔ دیگر شرائط و تفصیلات دفتر کمیٹی سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

"مَنْ بَنیٰ لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ"

جو اللہ تعالےٰ کے لئے یہاں مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت میں گھر بناتا ہے۔

حسبِ فیصلہ تعمیر کمیٹی مسجد محلہ باب الابواب (ب) ربوہ محلہ مالکان زمین محلہ مذکور سے درخواست ہے کہ وہ -/۵۰ (پچاس روپے) فی کنال اپنے حصّہ کی رقم نیز جس قدر بھی زائد رقم بطور عطیہ دے سکتے ہوں خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مسجد مذکور کے کھاتہ $\frac{۶۴۹}{۵۵-۳۶۸}$ میں جمع کرواکر یا خاکسار کے نام براہ راست رقم بھجواکر رسید حاصل کرلیں۔ دیگر احباب سے بھی عطیہ شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔ امید ہے آپ اس کارِ خیر میں سبقت لے جانے کی کوشش فرماویں گے۔

(علی اکبر صدر تعمیر کمیٹی مسجد مذکور قائمقام ناظر تعلیم ربوہ)

ضرورت ہے

ہمیں اپنے فارم واقع حیدر آباد ڈویژن میں مندرجہ ذیل عملہ کی ضرورت ہے:۔

۱۔ ٹریکٹر و ٹرک ڈرائیور:۔ ۱۰۰-۵-۲۳۵ گریڈ ہوگا اور اس کے علاوہ ایک من غلہ گندم ماہوار۔ تجربہ کار ڈرائیوروں کے لئے زیادہ تنخواہ کی منظوری بھی دی جاسکتی ہے۔

۲۔ ہائی سکول بشیر آباد اسٹیٹ کے لئے ایک ڈرائنگ ماسٹر۔ ایک عربی ٹیچر اور دو میٹرک جے وی یا ایس وی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور کردہ گریڈز کے مطابق ہوگی ملازمت کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں صدر جماعت متعلقہ کی تصدیق اور اپنے سرٹیفکیٹوں کی نقول کے ساتھ پتہ ذیل پر بھجوائیں۔

(وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ)

مکھّیوں اور مچھّروں کا استیصال

ان دنوں مکھّیوں اور مچھروں کی بہت بہتات ہے لہٰذا اس سے وبائی بیماریوں کے پھیلنے کا خطرہ ہے اس لئے جملہ زعماء کرام سے میری استدعا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں مقامی حالات کی روشنی میں ہر ممکن قدم اٹھائیں تاکہ مکھّیوں اور مچھّروں کا پوری طرح استیصال ہوجائے اور اللہ تعالےٰ کی مخلوق بیماریوں سے محفوظ رہے۔

(نائب قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

لجنات اماء اللہ کے چندہ جات

مالی سال کی ششماہی ختم ہوچکی ہے اور ابھی تک چندہ خدمتِ خلق۔ چندہ اصلاح و ارشاد۔ چندہ ناصرات اور چندہ اجتماع کی آمد بجٹ کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔

تمام لجنات کی صدر اور سیکرٹریان زیادہ سے زیادہ کوشش کرکے چندہ کو بڑھائیں۔ اجتماع کا چندہ ابھی سے اکٹھا کرنا شروع کریں اور باقی چندہ جات بھی دفتر لجنہ میں بھجوائیں تا بجٹ پورا ہوسکے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

"اطفال کے امتحان ملتوی"

۲۸ مئی سے ۱۸ جون کو ہوگئے ہیں۔ ان کا نصاب کامیابی کی راہیں دوبارہ چھپ گیا ہے جلد منگوالیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے ————— ہیڈکوارٹرز آفس لاہور

نوٹس!

پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈکوارٹرز آفس لاہور میں مندرجہ ذیل عارضی اسامیاں پُر کرنے کے لئے مغربی پاکستان کی شہریت رکھنے والے امیدواروں سے ۱۹ جون ۱۹۶۵ء تک درخواستیں مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	نام اسامی	تنخواہ		سکیل	اسامیوں کی تعداد کا اندازہ
۱	کمپیوٹرز	۲۷۵/-	روپیہ ماہوار	۲۷۵ - ۴۵۰ روپے	۲
۲	کمپیوٹرز	۱۷۵/-	"	۱۷۵ - ۳۵۰ "	۲
۳	لیڈی ریزرویشن کلرک	۱۷۵/-	"	۱۷۵ - ۳۵۰ "	۲
۴	کلرک گریڈ II	۱۲۵/-	"	۱۲۵ - ۲۲۵ "	۲۵
۵	وائرلیس مکینکس	۱۵۰/-	"	۱۵۰ - ۲۷۵ "	۱۲
۶	سٹینو ٹائپسٹ	۱۷۵/-	"	۱۷۵ - ۳۵۰ "	۱۲
۷	کلرک گریڈ I	۱۱۵/-	"	۱۱۵ - ۱۷۵ "	۶۰

ان اسامیوں کا ۳۳ فیصد ریلوے ملازمین (خواہ وہ سروس میں ہوں یا ریٹائر ہو چکے ہوں یا وفات پا چکے ہوں) کے لڑکوں/پوتوں/نواسوں اور زیر کفالت بھائیوں (بشرطیکہ والد وفات پا چکا ہو) کے لئے مخصوص ہیں۔ ان اسامیوں کے لئے درخواست دینے والے امیدوار اپنی درخواستوں کے ہمراہ مندرجہ ذیل دستاویزات استعمال کریں۔

(ا) اس بات کا واضح ثبوت کہ امیدوار کا والد/دادا/نانا یا بھائی ریلوے کا مستقل/کنفرمڈ ملازم ہے یا تھا۔ زیر کفالت بھائی ہونے کی صورت میں اس بات کا واضح ثبوت کہ اس کا والد زندہ نہیں ہے اور بڑی حد تک کلی طور پر اپنے بھائی کے زیر کفالت ہے پوتوں/نواسوں کی صورت میں دادا/نانا کے سروس سرٹیفکیٹ کے علاوہ اپنے علاقہ کی بنیادی جمہوریت کے چیئرمین یا کسی گورنمنٹ گزیٹڈ افسر کا سرٹیفکیٹ جس میں اصل رشتہ کی تصدیق کی گئی ہو

(ب) اگر امیدوار کا والد/دادا/نانا اب سروس میں نہیں رہے تو اس بات کا واضح ثبوت کہ:-

(ا) اسے ایفی شنسی اینڈ ڈسپلن رولز کے تحت سروس سے برخاست یا معطل نہیں کیا گیا تھا اور (۲) اس نے گریجوٹی یا پراویڈنٹ فنڈ کی امدادی رقم یا پنشن حاصل کی تھی۔

کم از کم قابلیت:- (ا) برائے کمپیوٹرز:- کسی تسلیم شدہ کالج یا یونیورسٹی سے سول انجینئرنگ میں ڈگری یا ڈپلومہ یا میتھیمیٹکس/فزکس میں ایم اے یا ایم ایس سی۔ (۲۷۵-۴۵۰ روپے)

(۲) برائے کمپیوٹرز ۱۷۵-۳۵۰ روپے (میتھیمیٹکس/فزکس کے گریجوایٹ۔

(۳) برائے لیڈی ریزرویشن کلرکس۔ ایف اے/ایف ایس سی یا سینیئر کیمبرج یا اس کے مساوی

(۴) برائے کلرکس گریڈ II کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے بی اے یا بی ایس سی یا سینیئر کیمبرج یا اس کے مساوی

(۵) برائے وائرلیس مکینکس:- (ا) کسی تسلیم شدہ انسٹی ٹیوٹ سے ریڈیو مکینک کا سرٹیفکیٹ (ب) وائرلیس، ٹرانسمیٹرز، ریسیورز اور متعلقہ ایکوپمنٹ کی دیکھ بھال اور مرمت کا معقول عملی تجربہ (ج) پاور سپلائی مشینری کو چلانے اور دیکھ بھال کا تجربہ

نوٹ:- میٹرک پاس امیدواروں کو جو کسی تسلیم شدہ انسٹی ٹیوٹ سے الیکٹریکل انجینئرنگ میں سرٹیفکیٹ حاصل کر چکے ہوں ترجیح دی جائے گی بشرطیکہ وہ مندرجہ بالا (ب) (ج) شرائط کو پورا کرتے ہوں۔

(۶) برائے سٹینو ٹائپسٹس:- (ا) میٹرکولیشن سیکنڈ ڈویژن (ریلوے ملازمین کے لڑکوں وغیرہ کی صورت میں تھرڈ ڈویژن) (ب) انگریزی کا معقول علم (ج) شارٹ ہینڈ میں ۱۰۰ تا ۱۲۰ الفاظ فی منٹ کی رفتار اور (د) ٹائپ میں ۳۰ الفاظ فی منٹ کی رفتار

(۷) برائے کلرکس گریڈ I:- کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے میٹرکولیشن سیکنڈ ڈویژن (ریلوے ملازمین کے لڑکوں وغیرہ کی صورت میں تھرڈ ڈویژن) یا جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی امتحان۔ (ب) ٹائپ میں ۳۰ الفاظ فی منٹ کی رفتار۔

نوٹ:- ایف اے، بی اے یا زیادہ قابلیت رکھنے والے امیدواروں پر آئٹم (ب) کا اطلاق نہ ہوگا تاہم ایف اے یا ایف ایس سی امیدواروں کو تقرری کے بعد ایک سال میں ۳۰ الفاظ فی منٹ کی ٹائپ رفتار حاصل کرنا ہوگی

عمر کی حد:- ۱۹ جون ۱۹۶۵ء کو کمپیوٹرز کے لئے ۲۵ تا ۴۰ سال۔ لیڈی ریزرویشن کلرکس کے لئے ۲۰ تا ۳۰ سال۔ کلرکس گریڈ II کے لئے ۱۸ تا ۳۰ سال۔ وائرلیس مکینکس کے لئے ۱۸ تا ۳۰ سال اور سٹینو ٹائپسٹس، کلرکس گریڈ I کے لئے ۱۸ تا ۲۵ سال اور گریجوایٹس کے لئے ۱۸ تا ۳۰ سال۔

درخواستوں کی ترسیل:-

(ا) درخواستیں مقررہ فارموں پر آنا ضروری ہیں۔ یہ فارم پاکستان ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارم مطبوعہ ہدایات کے مطابق مکمل کر کے نزدیکی ایمپلائمنٹ ایکسچینج کی وساطت سے ارسال کئے جائیں۔ براہ راست وصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(ب) سرکاری/ریلوے ملازمین اپنی درخواستیں اپنے محکمہ/دفتر کے سربراہ سے تصدیق کرا کے قریبی ایمپلائمنٹ ایکسچینج کی وساطت سے ارسال کریں۔

(ج) درخواستیں مصدقہ نقول اسناد اور متعلقہ ضلع کے کسی درجہ اوّل مجسٹریٹ/ڈپٹی کمشنر سے حاصل شدہ اس ضلع میں مستقل رہائش کے تصدیقی سرٹیفکیٹ کے ہمراہ چیف آفیسر ایڈمنسٹریشن اینڈ بجٹ، پاکستان ویسٹرن ریلوے، ہیڈکوارٹرز آفس، ایمپریس روڈ لاہور کے پاس نزدیکی ایمپلائمنٹ ایکسچینج کی وساطت سے ۱۹ جون ۱۹۶۵ء تک پہنچ جانا چاہئیں۔

خاص مراعات:-

پسماندہ علاقوں مثلاً کوئٹہ اور قلات ڈویژن، کراچی ڈویژن کے ضلع لس بیلہ، ملتان ڈویژن میں ضلع ڈیرہ غازی خاں کے بلوچ علاقہ، لپٹ ددڈویژن کے خیبر کرم۔ اور مہمند ایجنسیز، مالاکنڈ ایجنسی بشمول زیر حفاظت علاقہ جات اور باجوڑ اور ریاست ہائے سوات، دیر۔ چترال اور امب۔ اضلاع ہزارہ، کوہاٹ اور پشاور کے ملحقہ قبائلی علاقوں، ہزارہ اور مردان ضلع کے مشمولہ علاقوں، اور اپر ناول، شمالی اور جنوبی وزیرستان ایجنسیوں، بیٹانی، ایریاز اور ڈیرہ اسمٰعیل خان اور بنوں اضلاع کے ملحقہ قبائلی علاقوں کے امیدواروں کے لئے عمر کی آخری حد میں تین سال تک کی رعایت اور فارم کی قیمت ایک روپیہ کی بجائے ۲۵ پیسے ہو گی۔

انٹرویو اور ٹیسٹ کے لئے بلائے جانے والے امیدواروں کو کوئی سفر یا دوسرے اخراجات ادا نہیں کئے جائیں گے۔

کامیاب امیدواروں کے لئے طبی امتحان پاس کرنا لازمی ہوگا۔

دستخط

ایم ایم اے قریشی

بی۔ آر۔ ایس

چیف آفیسر ایڈمنسٹریشن اینڈ بجٹ

ضرورت ڈرائیور

ایک احمدی تجربہ کار ڈرائیور کی ضرورت ہے جو پہاڑی علاقوں میں اور گنجان شہروں میں کار چلا سکتا ہو رہائش ربوہ میں ہو گی۔

محمد احمد خان۔ کوٹھی دارالسلام ربوہ

بے بی ٹانک

بچوں کی ہر قسم کی کمزوری، سوکھے پن اور دانت نکالنے کی تکلیف کی بہترین دوا۔ ... ۳
اینٹی پائیوریا۔ پائیوریا کا علاج ... ۱۱
اینٹی کیریز۔ دانتوں کے گھن کا علاج ... ۱۱
ٹوتھ کیور۔ دانت درد کا فوری علاج ... ۲

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ گول بازار ربوہ

سونے کی گولیاں - ہر قسم کی کمزوری کو دور کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ امراض پیشاب شکر۔ البومین۔ یوریٹ۔ فاسفیٹ میں مفید ٹانک ہیں۔

ایک ماہ کورس پچھتر روپے۔

ملنے کا پتہ:- مینجر طبیہ عجائب گھر امین آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

قابل فروخت کوٹھی

ایک عمدہ کوٹھی ایک کنال میں جس میں چھوٹے بڑے ۱۱/۱۰ کمرے ہیں ریلوے روڈ پر سٹیشن کے سامنے واقع ہے۔ قابل فروخت ہے۔ یہ کوٹھی لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ کی ہے۔ خواہشمند احباب مجھ سے خط و کتابت کریں۔

چوہدری محمد خوشا

سیالکوٹ شاپ۔ غلہ منڈی ربوہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے لڑکے فضل الرحمن ڈپٹی چیف انجینئر پی۔ آئی۔ ڈی سی ذیل پاک سیمنٹ فیکٹری حیدر آباد کو دوسرا بیٹا مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۶۵ء کو عطا فرمایا ہے نو مولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نعیم الرحمن تجویز فرمایا ہے۔

جملہ احباب سے درخواست ہے کہ اس بچہ کی صحت و درازی عمر اور اس کے اسلام و احمدیت کے خادم ہونے کے لئے دعا فرما دیں۔

(عبد الغفور سپرنٹنڈنٹ۔ دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب مردان)

بھارت نے مشرقی پاکستان کی سرحد پر جارحانہ سرگرمیاں اور تیز کر دیں

سرحد پر متعین بھارتی فوجوں کو مسلسل کمک پہنچائی جا رہی ہے

کراچی ۲۵ مئی۔ بھارت مشرقی پاکستان کی سرحد پر اور علی الخصوص کوچ بہار اور اگرتلہ کے علاقے میں اپنی فوجوں کو مسلسل کمک پہنچا رہا ہے۔ مشرقی پاکستان سے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارتی فوجوں نے لاٹھی ٹلہ کے علاقہ میں اپنی جارحانہ سرگرمیوں میں پہلے سے بھی زیادہ اضافہ کر دیا ہے چنانچہ بھارتی دستوں کی جارحانہ گشت برابر جاری ہے۔ اور بھارتی فوجیں پاکستانی علاقہ پر مسلسل فائرنگ کر رہی ہیں۔

ہندوؤں کی فوجی تنظیموں نے پاکستان کے خلاف جنگ کی مجنونانہ چیخ و پکار کے ساتھ تمام سرکاری دفاتر سے اور پاکستانی سرحد کے ساتھ ساتھ دس میل چوڑے پورے علاقے میں سے مسلمانوں کو نکال باہر کرنے کی مہم کو اور زیادہ تیز کر دیا ہے ٹریبیون کی اطلاع کے مطابق حال ہی میں جن سنگھ کے سیکرٹری بلراج مادھوک نے لدھیانہ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ پاکستان کے جاسوسوں کو نکال باہر کرنے اور پاکستانی سرحد کے ساتھ ساتھ دس میل گہرے پورے علاقے کو ان تمام عناصر سے جن کی وفاداری مشکوک ہو۔ پاک کرنے کے سلسلہ میں ایک زبردست مہم چلائی جائے انہوں نے بھارتی حکومت کے جنگی عزائم کا اعادہ کرتے ہوئے یہ بھی اعلان کیا کہ بھارت کو ان تمام پاکستانی علاقوں پر قبضہ کر لینا چاہیئے جو بھارتی علاقوں سے گھرے ہوئے ہیں۔ نیز پاکستان کو بیرو باری کا علاقہ منتقل کرنے سے متعلق معاہدہ کو کالعدم قرار دے دینا چاہیئے مزید برآں راوی اور ستلج کو پانی کی سپلائی بھی بند کر دینی چاہیئے

دریں اثناء آسام۔ تری پورہ اور مغربی بنگال سے مسلمانوں کے اخراج کا سلسلہ برابر جاری ہے مئی ۱۹۶۱ء سے ۸ مئی ۱۹۶۵ء تک آسام سے ۱۳۹۶۶۷ مسلمانوں کو نکالا جا چکا ہے اسی طرح جون ۶۲ء سے ۸ مئی ۱۹۶۵ء تک جن مسلمانوں کو تری پورہ سے نکالا گیا ان کی تعداد ۱۴۰۸۲ ہے اب تک دو لاکھ ۹۱ ہزار چار سو پچھتر مسلمان مشرقی پاکستان میں داخل ہو چکے ہیں

نہتے کشمیریوں پر پولیس کی فائرنگ

سرینگر ۲۵ مئی۔ مجلس عمل نے اعلان کیا ہے کہ نہتے اور پرامن کشمیری مظاہرین پر ہندوستانی فوج اور پولیس کی اندھا دھند فائرنگ سے کم سے کم تیس افراد شہید اور سینکڑوں زخمی ہوئے ہیں مجلس عمل نے کہا ہے کہ کشمیریوں کا خون رائیگاں نہیں جائے گا کشمیری عوام ہندوستانی حکومت کے تشدد کے آگے ہتھیار نہیں ڈالیں گے وہ حق خود اختیاری حاصل کرنے کا عزم کر چکے ہیں۔

طیارہ نہ تو کسی پہاڑ سے ٹکرایا اور نہ ہوا باز سے کوئی غلطی ہوئی

طیارے کا حادثہ معمہ بن گیا

قاہرہ ۲۵ مئی۔ قاہرہ کے قریب پی آئی اے کے طیارہ کا حادثہ ایک تحقیقاتی جماعت کے ارکان کے متضاد بیانات کے باعث ایک معمہ بنتا جا رہا ہے۔ بہر حال ابتدائی تحقیقات سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ طیارہ نہ تو کسی پہاڑی سے ٹکرایا تھا اور نہ اس کے ہوا باز سے کوئی غلطی سرزد ہوئی تھی۔

پاکستان میں اس ہولناک حادثے کے متعلق جو قومی المیہ کی حیثیت اختیار کر گیا ہے طرح طرح کے وسوسے ظاہر کئے جا رہے ہیں اور قسم قسم کی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔

سات امریکی ماہروں کو پچھلے ہفتے کے قاہرہ کے قریب ہوائی حادثہ کی تحقیقات میں حصہ لینے کے لئے طلب کر لیا گیا ہے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز نے اعلان کیا ہے کہ اس تحقیقات میں بوئنگ کمپنی کے چار امریکی ماہر شہری ہوا بازی کے بورڈ کے رکن وفاقی ہوا بازی کے ادارے کا رکن جہاز کے انجن تیار کرنے والی کمپنی کا نمائندہ تحقیقاتی کمیٹی کی مدد کرے گا۔ پی آئی اے کے مینجنگ ڈائریکٹر ایئر مارشل نور خان کراچی روانگی سے پہلے جائے حادثہ پر گئے اور پھر وہ مصری حکام سے بات چیت کی۔ ہوائی حادثوں کی تحقیقات کرنے کے دو انگریز ماہر جنہیں بین الاقوامی پائلٹ ایسوسی ایشن نے تحقیقات میں حصہ لینے کے لئے بھیجا ہے وہ قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔ یہ ماہر کیپٹن لوملبرگ ہیں جو کے ایل ایم میں کام کرتے ہیں۔ پاکستان پائلٹ ایسوسی ایشن کے نائب صدر کیپٹن اعظم جان نے کہا ہے تحقیقاتی کمیٹی میں ان کی شرکت کے لئے ایئر مارشل نور خان سے منظوری لی جائے گی

طیارہ کے حادثہ میں مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب طاہر کی افسوسناک وفات

مرحوم ٹریول ایجنسی کے نمائندے کی حیثیت سے قاہرہ جا رہے تھے

مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۶۵ء کو پی آئی اے کے طیارہ کو قاہرہ کے قریب جو حادثہ پیش آیا تھا اور جس میں ۱۲۲ قیمتی جانیں ضائع ہوئی تھیں ان میں مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب طاہر بھی شامل تھے۔ آپ کے متعلق اب اطلاع ملی ہے کہ آپ انگلستان نہیں بلکہ پی آئی اے کی دعوت پر "پاک ٹریول ایجنسی" کے نمائندے کی حیثیت سے قاہرہ جا رہے تھے۔ آپ واپسی پر عمرہ کرنے کا بھی ارادہ رکھتے تھے۔ افسوس کہ طیارہ حادثہ کا شکار ہوا اور آپ بھی اس میں جاں بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم مکرم سیٹھ محبوب علی صاحب آف حیدر آباد دکن حال کراچی کے داماد تھے۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ دو بچے (ایک لڑکا اور ایک لڑکی) چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز اہل و عیال اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو آمین

محترم ڈاکٹر غلام حیدر صاحب آف لاہور وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے داماد مکرم ڈاکٹر غلام حیدر صاحب آف لاہور مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۶۵ء بروز جمعہ چھ بجے صبح بعمر ۶۰ سال داؤد خیل میں وفات پا گئے۔ آپ وہاں اپنے داماد مکرم کریم احمد صاحب بی فارمیسی کے پاس تبدیلی آب و ہوا کی غرض سے گئے ہوئے تھے۔

مکرم کریم احمد صاحب بذریعہ ایمبولینس ان کا جنازہ اسی روز شام کو ربوہ لائے نماز مغرب کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور دیگر اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر دعا حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے کرائی۔

مکرم ڈاکٹر غلام حیدر صاحب مرحوم ۱۹۳۵ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ بہت نیک مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ نے پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے چھوڑے ہیں۔ ان میں سے تین بیٹے اور چار بیٹیاں پہلی بیوی سے ہیں۔ اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی (جو حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے نواسہ نواسی ہیں) دوسری بیوی سے ہیں۔

ادارہ الفضل اس صدمہ میں حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب اور آپ کے دیگر افراد خاندان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر غلام حیدر صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ احباب جماعت بھی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷